ڈاکٹر معین الدین عقیل

مسیحی قبرستانوں میں فارسی و اردو کتبات

This article deals with epitaphs written in Urdu and in Persian at the tombs of Christians in various cemeteries and graveyards in India. These cemeteries were located mostly in North Indian cities in East India Company's regime. These tombs were rested by people mostly belonged to Christian Missionaries or East India Company's personnel of different status. Among them some are very prominent and have political and socio-cultural importance in the history of British India.

This article covers the whole wordings of the epitaphs written in Urdu or in Persian, the commonly used languages of South Asia which shows that in those days how these languages were adopted that even British people preferred to use them.

There are just a few examples of researchers in this field of the languages of epitaphs in India. This article not only presents the wordings in Urdu and in Persian of the epitaphs, it gives available information about the persons placed in such graves as well.

ہندوستان میں مسیحی قبرستانوں کی تعمیر یورپی مبلغوں اور تاجروں کے ہندوستان آنے اور یہاں قیام کرنے کے ساتھ ساتھ شروع ہو چکی تھی۔ جب ان کے قیام کی ضرورتوں کے تحت انھیں اپنے لیے یہاں بستی بسانے کی اجازت و سہولت میسر آئی تو انہوں نے جہاں اپنے لیے ترجیحاً مکان اور گرجا تعمیر کیے، وہیں اپنی چار دیواریوں اور آبادیوں میں قبرستانوں کے لیے بھی جگہ مخصوص رکھنی شروع کر دی تھی۔ اولاً جس مسیحی قبرستان کی تعمیر کا ذکر ملتا ہے، وہ جیسیوٹس (JESUITS) مبلغوں نے اپنے S.T. John of God نام پر ۱۶۰۱ء میں دیونامی جزیرے میں جو آبنائے کاٹھیاواڑ کے انتہائی جنوب میں واقع ہے، تعمیر کیا تھا۔[۱] اس کے چند ہی سال بعد، ۱۶۰۹ء میں ولندیزی مبلغوں کے تعمیر کردہ قبرستان کا ذکر ملتا ہے جسے انہوں نے جیلدریا (GELDRIA) کے نام سے پولی کاٹ نامی قصبے میں، جو واردھا (مدھیہ پردیش) میں انہوں نے اپنی بسائی ہوئی آبادی میں تعمیر کیا تھا۔[۲] پھر اٹھارویں صدی کے اختتام تک تو ہندوستان میں جگہ جگہ قبرستان تعمیر ہو چکے تھے۔[۳]

ان کے لیے یہ فطری یا ضروری بھی تھا کہ وہ اپنی تعمیر کے اپنے روایتی حسن وفن کا جہاں اپنی رہائشی عمارتوں میں اہتمام کریں، اس سے کہیں زیادہ اہتمام وہ اپنی عبادت گاہوں ...... اور قبرستانوں کی حد تک، ان میں تعمیر کردہ باب داخلہ، میناروں، گنبدوں، قبر کی کرسیوں، ان پر ایستادہ کتبوں، ستونوں اور روشوں کی تعمیر و آرائش میں کریں۔ اور انہوں نے ایسا کیا۔ چناں چہ سارے برطانوی ہند کی تعمیرات میں، جہاں سنگ تراشی کا حسن بالعموم ہر جگہ نمایاں ہے، وہیں یادگاری تعمیرات اور مقابر میں تو

ان کا یہ فن جذبات واحساسات سے بھی آمیز نظر آتا ہے اور اسی لیے ان کی زیادہ حسن کارانہ توجہ بھی ظاہر کرتا ہے اور اس ضمن میں جہاں ایسی تخلیق کاری کے شہ کار ہندوستان کی سرزمین میں بھی تیار کیے گئے ہیں، (۴) وہیں بڑی تعداد میں یورپ سے بھی تیار کروا کر منگائے گئے۔ (۵) لیکن ظاہر ہے کہ مقابر کی تعمیر اور ان پر ایستادہ کتبات کی حد تک بھی یہ ہر ایک کے لیے ممکن نہ رہا ہوگا کہ وہ ایسے کتبات اپنے ملک سے تیار کروا کے منگائے، جب کہ مسیحی قبرستانوں میں اب دفن ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد خود یہیں کے مقامی باشندوں کی تھی، جنھوں نے اپنے آبائی مذہب کو تبدیل کر کے عیسائیت قبول کر لی تھی یا ان میں وہ بھی تھے، جن کا تعلق یوریشین نسل سے تھا، اور اب جن کا رابطہ ورشتہ اپنے سابقہ ملک ومعاشرے سے کم سے کم ہو کر رہ گیا تھا۔ زیرِ نظر کتابات اس امر کے مظہر ہیں۔

ان کتبات پر کندہ یا منقش عبارتیں تو اس عمومی رجحان کا پتہ دیتی ہیں، جو اپنے وقت میں معاشرے کا رہا ہے۔ چناں چہ مسیحی کتبات پر یہ عبارتیں، جہاں بالعموم انگریزی زبان میں ہیں یا کہیں کہیں دیگر یوروپی زبانوں میں نظر آتی ہیں، وہیں عام معاشرتی رواج کے تحت اور عام استعمال کی زبان بن جانے کے باعث اپنی اپنی مقبولیت کے ادوار کے لحاظ سے فارسی اور اردو زبانوں میں بھی ملتی ہیں۔ ذیل میں مسیحی کتبات پر کندہ یا منقش فارسی و اردو زبانوں کی ایسی عبارتوں کی مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں:

(۱)(۶)

درسنہ حضرت مسیح یک ہزار ہفتصد و پنجاہ و چہار مارگریٹا (۷) دختر حکیم دلولتون (۸) در عمر ہشت سال فوت شد۔

(۲)(۹)

برائے یادگاریست کہ بتاریخ سیوم ماہ جون سنہ ۱۷۷۰ عیسوی کپتان جیمس کرافورڈ (۱۰) صاحب سنہ بست دو سال در ینجا وفات۔

(۳)(۱۱)

ولیم ہملٹن (۱۲) حکیم نوکر کمپنی انگریز کہ ہمراہ ایلچی انگریز حضور پرنور رفتہ بود و اسم خود در چہار دانگ بسبب علاج شاہنشاہ عالم پناہ محمد فرخ سیر غازی بلند کردہ۔ بہزار تصدیعہ از درگاہ جہاں پناہ رخصت وطن حاصل نمودہ۔ بقضائے الٰہی چہارم دسمبر یک ہزار و ہفصد و ہفدہ در کلکتہ فوت شد۔ در ینجا مدفون است

یہ کتبہ چرنوک (CHARNOK) خاندان کے مقبرے میں موجود ہے، جسے ایک عیسائی مبلغ جوب چرنوک (JOB CHRNOK) کے لواحقین نے تعمیر کرایا تھا۔ (۱۳)

(۴)(۱۴)

فوت شمرو (۱۵) صاحب آں سرکردۂ نیکو سرشت
سینۂ آفاق را در آتش حسرت برشت
سال تاریخش ز تشریف مسیحا برفلک
بادِ صبح گفت از بوئے گل باغ بہشت
۱۷۷۸ عیسوی

(۵)(۱۶)

یا مسیح اللہ

دریادِ مسیح چوں بین یار — رحلت فرمود زیں جہان جانکاہ
یکشنبہ بتاریخ دہم زجنوری بود — درخلدِ برینِ (اللہ) اللہ

۱۰ جنوری ۱۸۲۷ عیسوی، ۱۱۹۶ ہجری (دہلی)

(۶)[۱۷]

ایں روضۂ مزار چہار پسر جنرل پرون صاحب بہادر[۱۸] مقرب راجہ سندھیہ[۱۹] بہادر سنہ ۱۷۹۳ عیسوی۔
(آگرہ، رومن کیتھولک قبرستان)

(۷)[۲۰]

ایں مقبرہ مسٹر آگسٹس کلولینڈ صاحب[۲۱] کلکٹر ضلع بھاگلپور[۲۲] وراج محل[۲۳] کہ بروز شنبہ سیوم ماہ جنوری وسنبت دوم ماہ پوس ونہم شہر اصغر ۱۱۹۱ فصلی متوجہ عالم بقا گردید۔ بنا کردۂ عملہ کچہری وزمین داراں مرہون احسانش۔ بمحض خوشی خود ہا باظہار حسن اخلاقش بنا بر یادگاری اوست۔ بماہ پھاگن سنہ ۱۱۹۳ فصلی حسن انجام یافت:

قطعہ

دام باد ایں مقبرہ مسٹر اگسٹس کلولینڈ
گفت ہاتف سال سنبت شد زمصرع آشکار
گرز می را کم کنی از سال نسبت در عدد
می تواں فہمید سال عیسوی ہم را شمار[۲۴]

للعی سمالعه

۱۴ر

(۸)[۲۵]

دریں جالاش ہائے کپتان نارمن میکلوڈ،[۲۶] لیفٹنٹ ولیم ہنکسن مین،[۲۷] ولیم اوڈیل،[۲۸] جوزف رچرڈسن،[۲۹] سرداران درپلٹن سپاہیان سیزدہم کہ نزدیک ہمیں جا در جنگ بتاریخ بست وششم اکتوبر ۱۷۹۴ عیسوی یک ہزار وہفتصد نود دو چہار عیسوی کشتہ شدند، دفن است۔
(فوجی قبرستان، بریلی)

(۹)[۳۰]

عفو

اصفہانی دوالفای آنا خاتون اہلیہ میکائیل بتاریخ بست وہفتم ربیع الاول ۱۲۰۹ ہجری روز سہ شنبہ جاں بحق تسلیم نمود۔

(۱۰)[۳۱]

شہ نظر خاں آں کہ نادمش شہرۂ آفاق بود
جنبش از توپ ریزی عشرت لقماں فرود
چوں کہ اورا یامسیحا بود......اعتقاد
مدحت از بہر سحودش جانب چرخ کبود
ہانوشت از بہر حسرت پئے تاریخ او
گفت پابوس جناب حضرت عیسا نمود[۳۲]

(۱۱)[۳۳]

هوا يعنى

بتاریخ بست وششم شہر شوال روز شنبہ ۱۲۱۵ ہجری ولایت بی بی عیسوی......از دار دنیا دار البقا رحلت نمود۔

(۱۲)[۳۴]

سیز دہم ماہ شوال یکپاس گزشتہ شب چہارشنبہ سنہ عیسوی ۱۸۰۲ء جوانا خانم وفات یافت۔

(۱۳)[۳۵]

ایں باولی جدید کندہ وتعمیر کردۂ میجر جیمس آکلس کرک پاٹریک[۳۶] بہادر حشمت جنگ وکیل سرکار آنربل کمپنی انگریز بہادر است۔

۱۸۰۲ء حیدرآباد

(۱۴)[۳۷]

ایں باولی کندہ وتعمیر کندہ میجر جیمس آکلس کرک پاٹریک حشمت جنگ وکیل سرکار عظمت مدار آنربل کمپنی انگریز بہادر جہت سیرابی متردین وشادابی ایں باغ پرثمر وآبیاری ایں آہوخانہ۔

حیدرآباد۔ ۱۸۰۴عیسوی، ۱۲۱۹ہجری

(۱۵)

پادری گریکور (GRECOUR) متوفی ۲۹ ستمبر ۱۸۰۷ء کی قبر کے کتبے پر جو دریاؤ قبرستان، دہلی میں واقع ہے، انگریزی عبارت کے ساتھ اردو میں یہ سطر کندہ ہے:

وفات پادری گریکور بست وپنجم ماہ رجب سنہ ۱۲۲۲۔[۳۸]

(۱۶)[۳۹]

ایں قبر انا دریدون[۴۰] بنت میجر لوئس دریدون[۴۱] کہ بعمر نہ ماہ دو یوم بود بتاریخ بست وہشتم ماہ جولائی ۱۸۰۹ء عیسوی روز جمعہ مطابق چہاردہم شہر جمادی الثانی ۱۲۲۴ہجری وفات یافت۔

(۱۷)[۴۲]

بنای ہذا بطریق یادگار فضائل حلیہ وخصائل جمیلہ کپتان گرانٹ،[۴۳] یکے از سرداران رجمنٹ پانزدہم متعلقہ فوج بنگلہ کہ جہت انصرام گاؤسرکار دولت مدار انگریز بہادر سفر ملک ایران اختیار نمودہ۔

دراثنائی راہ متصل شہر کریم آباد[۴۴] درسنہ ۱۸۱۰عیسوی مطابق، سنہ ۱۲۲۵ہجری از دست رہزنان قطاع الطریق ہلاک شدند، صورت تعمیر یافت۔ فقط تمام شد۔

یہ کتبہ ایک یادگاری ستون سے ملا ہے، جو بارکپور میں دریا کے کنارے پر ایستادہ تھا۔

(۱۸)[۴۵]

بجناب حضرت مسیح صاحب امید واثق است کہ خاکسار بندگان جوان ابوتمیں فرانسس وارشو (؟) بگوز یر قدم برکت اسم باشد۔ بتاریخ ہفدہم ماہ مئی ۱۸۱۲عیسوی مطابق پانزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۲۷ھ بعمر شست سال از جہان فانی مملکت جاودانی رحلت نمود۔

(رومن کیتھولک قبرستان، آگرہ)

(۱۹)[۴۶]

ایں جا مدفونست خواجہ مرٹپنس[۴۷] ارمنی مقدسی کہ خودرا غلام گریستیں می گفت۔ چوں صاحب خیر بود ہرچہ باخود داشت بندرآں حضرت بفقرا ایثار کرد۔ درسنہ یک ہزار وہشتصد ویازدہ از تولد حضرت عیسیٰ۔

(آگرہ)

(۲۰)(۴۸)

مزار متبرک یادگاری کپتان رومال(۴۹) صاحب آں کہ ازیں جہان فانی بہ ملک جاودانی بتاریخ بست وسوم محرم سنہ ۱۲۳۱ ہجری وصال نمود۔

(ضلع میرٹھ)

(۲۱)(۵۰)

مرقد طامس اسمتھ صاحب کہ بتاریخ بست ودوم ذی الحجہ ۱۲۳۱ ہجری نبوی مطابق سیزدہم نومبر سنہ ۱۸۱۶ء تعمیر بست و پنج دولت حیات سپرد......

اس قبر کے ساتھ مزید تین قبریں نامعلوم افراد کی ہیں، جن میں سے ایک کی قبر کے کتبہ پر محض قمری تاریخ قابلِ مطالعہ ہے، جو یہ ہے:

بتاریخ ۹ ربیع الثانی ۱۲۱۵ ہجری

(ٹپال فورٹ، تحصیل خیبر)

(۲۲)(۵۱)

فرانسو فرسی(۵۲) صاحب ازین جہاں رحلت کردند۔ بتاریخ سیزدہم شہر ذوالحجہ سنہ ۱۲۳۱ ہجری۔

(ضلع گوڑگاؤں) ۴؍نومبر ۱۸۱۶ء

(۲۳)

کیپٹن مائیکل لسٹر (CAP. MICHAL LISTER) متوفی ۱۵ اپریل ۱۸۱۸ء بعمر ۵۵ سال کی قبر پر حیدرآباد کے نواب شمس الامرا (۱۷۸۱-۱۸۶۳ء) نے، جن کی ملازمت میں یہ کیپٹن ۱۵ سال رہا، ایک کتبہ نصب کرایا، جو اگرچہ انگریزی زبان میں تھا، لیکن اس کے آخر میں ایک فارسی قطعہ اور اس کا اردو ترجمہ بھی کندہ تھے۔

محفل گلزار جنت گشت محمل گاہ او
وقت فرقت گفت بستر آیت انجیل گو
شد فنا از گیتی لِسٹر بمذہب عیسوی
عالمے تیرہ نمود صد حیف دولت خواہ ہو

ترجمہ

''ان کا ٹھکانا جنت کی محفل ہے''
جدائی کے وقت یہ انجیل کی آیت سے پادری نے کہا
دنیا سے لستر نے عیسوی مذہب میں رہ کر کوچ کیا
دنیا تاریک ہوگئی صد افسوس اس دولت خواہ کے مرنے سے(۵۳)

(۲۴)(۵۴)

بیت

بجز گیاہ نہ پوسد کسی مزار مرا
کہ قبر پوس غریباں ہمیں بسست

ایں مرقد مظہر آرام عصمت قباب تقدس احتجاب صاحب بیگم نبیرۂ شمرو صاحب بہادر زوجۂ ظفر الدولہ جارج اکسانڈر داوو ڈیس بہادر (۵۵)

بنت مظفر جنگ نواب ظفریاب خان بہادر از بطن جلیانہ (۵۶) عرف بہو بیگم کہ بتاریخ دوم شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۰۳ ہجری ولادت یافتہ وغرۂ رمضان سنہ ۱۲۳۵ ہجری بمطابق ۱۸۲۰ عیسوی شب سہ شنبہ ازیں دارفنا بدارالبقا شتافتہ ۔ عیسی علیہ السلام فرمودند کہ تاروز قیامت ہر کسی بر من ایمان آرد، اگر میرد زندہ باشد۔

(ضلع میرٹھ)

(۲۵)(۵۷)

میجر جان ایتون (۵۸) صاحب بتاریخ دوم شہر رمضان سنہ ۱۲۳۶ ہجری ازیں جہان فانی بدار الملک جاودانی رحلت فرمود۔

بیگم سمرو (۵۹) نے ۱۸۲۲ء میں اپنی جاگیر سردھنا میں روم کے سینٹ پیٹرس نامی مشہور گرجا کے نمونے پر ایک خوب صورت گرجا تعمیر کیا تو اس کے دروازے پر لاطینی عبارت کے ساتھ یہ فارسی قطعۂ تاریخ بھی کندہ کرایا:

بامدادِ خدا فضلِ مسیحا بسال ہژدہ صد عشریں اثنا
بدل زیب النسأ عمدہ اراکین بنا فرمود ایشاں ... کلیسا (۶۰)

(۲۷)(۶۱)

بنام پدر، پسر روح القدس سرکار اسم عزیز ترین شفیع عیسی مسحیہ مسمی بی بی پہلوزن اند۔ بنت اسمت زوجہ جانوانسی مدت چہار سال منقصی یافتہ شادی گردید۔ چنانچہ بعد چہار سال مذکورہ بعمر بست ودو سال رسیدہ بود۔ از مرضی خدا بتاریخ یازدہم ماہ فروری ۱۸۲۲ء از دار الفنا بدار البقا رخصت نمود۔

خدایا بفضل کرم تو بنام
کہ ایں جان بہ آرام باشد مدام

(۲۸)(۶۲)

دون جڑے ڈیسلوا (۶۳) پرتگیز در سنہ ۱۸۲۶ء یک ہزار وہشت صد و بست وشش عیسوی تاریخ...... ماہ نومبر وفات یافت۔

(آگرہ)

(۲۹)(۶۴)

لھو لعز

بحکم شوالیئر جنرل الارد (۶۵) صاحب بہادر

مکان مرقد صاحبزادی میری شارلوٹ (۶۶) برائے یادکہ الٰہی جانش در بہشت بریں بادو بیامرزاد۔ در سنہ ۱۸۲۷ عیسوی موافق سنہ ۱۲۴۲ ہجری مطابق سنبت ۱۸۸۴ بکرمی تعمیر یافت۔ بالخیر

(کپورتھلہ ہاؤس۔ لاہور)

(۳۰)(۶۷)

کپتان مینویل ڈریمون بہادر ہشتاد و شش سال ایام حیات مستعار را بخوش کلامی و نیک فرجامی بہرہ گستری و غربا پروی بسر نمودہ۔ بتاریخ دویم ماہ ذالحجہ سنہ ۱۲۴۴ ہجری مطابق پنجم شہر جون سنہ ۱۸۲۹ء روز جمعہ چہار گھڑی شب گزشتہ رخت ہستی از سہ پنجی سرائے فنا بر بستہ شرائط دین متین عیسوی را کاربند بودہ، بکمال استقلال طرح اقامت در جنت ابا و بقا انداختند ۔ پس

ماندگان وبیکسان راازیں واقعہ جان فرسا خارغم دردل ماندوکوہ الم بردل فتاد۔ این خلیق وشفیق وسخی وحاتم دہر بہ ناگہاں راہ عقبیٰ گرفت۔ ہائے دریغ۔

شمار سال وصالش چو خواستم از دل
زغیب گفت بمن ایں سخن کہ وائے دریغ

دُومینگوڈریمون خلف آن بزرگوار این مقبرہ را برائے یادگار بنیاد نہاد۔

(۳۱)[۶۸]

بی بی جلیسا[۶۹] بنت حدی مس دمعہ[۷۰] مرحوم زوجہ طامس ولسن[۷۱] بعمر سی وپنج سال وچہار ماہ وشش روز بتاریخ سوم ماہ جون سنہ۱۸۳۰عیسوی مطابق یازدہم ماہ ذالحجہ سنہ۱۲۴۵ہجری روز پنج شنبہ بوقت دوگھڑی شب گزشتہ دارالبقا رحلت نمود۔

(۳۲)[۷۲]

صوفی خانم قوم خورجی[۷۳] کریستان بعمر بست سال بتاریخ چہارم بماہ پاس بنوماری (کذا) سنہ۱۸۲۳ء مطابق سیوم شہر رمضان ۱۲۳۸ سنہ ہجری ازیں جہان فانی رحلت نمود۔

سنہ۱۲۳۸ہجری

(۳۳)[۷۴]

ایں روضہ اہل خانہ پیڈرو بربون[۷۵] مسمی بی بی آنا[۷۶] دختر حکیم عنایت مسیح درسنہ۱۸۳۲عیسوی مطابق سنہ۱۲۴۳فصلی و مطابق بھادوں سمبت ۱۸۸۹ از جہان فانی بہ عالم جاودانی......

(۳۴)[۷۷]

ایں روضۂ پیڈرو بربون عرف امداد مسیح ولد کپتان خیرات مسیح صاحب است کہ درسال یک ہزار شست صدوسی وسہ عیسوی درشہر بوپال انتقال نمودہ ازیں عالم فانی بر جہان جاودانی......سنہ۱۸۳۳عیسوی۔

(آگرہ)

(۳۵)[۷۸]

ہذا مرقد بالی البلیلا[۷۹] صاحبہ بنت لفٹن درمنکویل ڈریمو[۸۰] بہادر بتاریخ بست وچہارم ماہ جولائی سنہ۱۸۳۴عیسوی مطابق چہاردہم ماہ ربیع الاوّل سنہ۱۲۵۰ہجری نبوی یکپاس روز برآمدہ بعمر ہفتدہ سال وہشت ماہ ودہ روز وفات یافت۔

(۳۶)[۸۱]

ہذا مرقد بی بی سوجانا خانم ہمشیرہ خورد شیخ یار خاں بہادر دلاور جنگ عرف ہاردطول صاحب بتاریخ پانزدہم شہر صفر سنہ۱۲۵۲۔
ویم (مریم؟) خانم زوجہ لول (طول؟) صاحب بہادر مرحوم۔ **اللھم اغفر ھا.**

(۳۷)[۸۲]

ہذا مرقد حواجان زوجہ مور موادیم[۸۳] صاحب مرحوم بتاریخ چہاردہم نومبر سنہ۱۸۳۷ء یوم یکشنبہ مطابق تاریخ پنجم شہر ذی الحجہ سنہ۱۲۵۳ہجری رحلت نمود۔ **اللھم اغفر ھا.**

(دریماؤسمٹری، دہلی)

(۳۸)[۸۴]

الٰہی عاقبت بخیر باد

اللہ رب ہے میرا مسیح روح القدس ہے۔ میرا دین کریستان ہے۔ میرا ایمان انجیل مبارک ہے۔ میرا قبلہ بیت المقدس

ہے۔ میرا حسین جہان زندگانی وزیں جہان فانی۔ بی بی مریم صاحبہ بنت آغا سار صاحب بہادر ارمنی الہلخانہ مرزا (؟) عیوض ملمیجان (؟) بہادر عستت امانت مطال (؟)۔ یکماہ وحرہ (؟) درعدم نقال کشید۔ تاریخ ہفت دہم ماہ رجب ۱۲۵۵ ہجری شب یکپاس روز جمعہ مطابق بست وہفتم ماہ ستمبر ۱۸۳۹ء عیسوی

(۳۹)[۸۵]

بتاریخ پانزدہم ماہ بھادوں سنہ ۱۱۸۵ بنگلہ ڈاکٹر فلور صاحب[۸۶] از جہان فانی بعالم جاویدانی رحلت نمود۔

(۴۰)[۸۷]

اللہ باقی من کل فانی

پیر کامرائی[۸۸] صاحب بعمر سی سال بتاریخ بستم ماہ فروری سنہ ۱۸۴۲ عیسوی مطابق ہشتم ماہ محرم سنہ ۱۲۵۸ ہجری روز یکشنبہ ازیں جہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود۔

(۴۱)[۸۹]

یا اللہ

دختر لیوالو[۹۰] صاحب مذہب عیسوی زوجہ دانش (کذا) نظر مستحمل لکھوار[۹۱] بتاریخ ہشت دہم جولائی یوم شنبہ سنہ ۱۸۴۳ عیسوی وفات یافتہ۔ غفور الرحیم گناہش معاف سازد۔

(۴۲)[۹۲]

اللّٰہ باقی من کل فانی

فراسوادیم[۹۳] صاحب در عمر چہل و پنج سال بتاریخ پانزدہم (۱۵) ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۴ عیسوی ازیں جہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود۔ اللہم اغفر وارحم

متر ادیم موریس[۹۴] دہم پسر صاحب مرحوم

(۴۳)[۹۵]

دون الیش ڈیسلوا......دون جزے ڈیسلوا بتاریخ بست و دوم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ عیسوی وفات یافت۔ سال عمر ۶۳۔

(آگرہ)

(۴۴)[۹۶]

مقبرہ آغا جان یعنی جہن پارلن[۹۷] متولد رستم خاں کرجی شاگرد......خان تولد شد در کابل عیسوی سنہ......۱۸ء نوزدہ سال عمر سنہ......۱۸ء متبنیٰ مسٹر پارلن[۹۸] صاحب بہادر مقیمی بہ کلکتہ ہندوستان

(نورپور)

(۴۵)[۹۹]

اللّٰہ باقی من کل فانی

از بسے نظر مہر ودانش دارد

تاریخ دہم ماہ جون سنہ ۱۸۴۷ عیسوی یوم پنج شنبہ مطابق بست و پنجم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۳ ہجری ازیں جہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود۔

(۴۶)[۱۰۰]

یادگاری ستون

سمت مغرب:

از آنجا کہ بتاریخ سیز دہم (۱۳) جنوری سنہ ۱۸۴۹ء دریں معرکہ کہ متعلقہ چیلیانوالہ محاربہ[۱۰۱] شدید فیما بین افواج انگریزی کہ رئیس ایشاں لارڈ گاف[۱۰۲] صاحب بود و اقوام سکھاں کہ سپہ سالار ایشان راجہ شیر سنگھ[۱۰۳] بود۔ واقعہ شدہ۔ در ہر دو جانب عساکر بے شمار جنگ کنان از دار فنا بدار البقا شتافتند۔ بر ارواح ایشاں رحمت و بر قبور ایشان عزت باد۔ بنا علی ہذا بنائے ہذا یادگار دلاوران کہ درصفوف انگریزان جان باختند ساختہ شد و اہتمام ایں بنیاد از اعانت رفیقان ایشان کہ در مقاتلہ مرقومہ شریک بودند و جان بسلامت بردند و نام آوری ایشان را باعث عزت خود ہا مپندارند و فوات ایشان را سبب اندوہ خود ہا میشمارند۔

سمت جنوب:

جنوری کی تیرویں تاریخ سنہ ۱۸۴۹ء میں اس معرکہ میں انگریزی فوج سے جن کا سردار لارڈ گاف صاحب تھا اور سکھوں کی فوج سے جن کا سردار راجہ شیر سنگھ تھا بڑی بھاری لڑائی پڑی۔ دونوں لشکر آپس میں خوب ڈٹ کر بے دھڑک لڑے اور ایسی جم کر لڑائی لڑے کہ ان گنت مارے گئے۔ راہ کیا بہادری پر گئے (کذا) اللہ ان کی قبروں کو نورانی کرے اور جگ میں ان کا نام روشن رکھے۔ اس دن میں جو کہ انگریزی فوج کے کھیت رہی اور اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ ان کی یادگار کے لیے یہ عمارت ان لوگوں نے مل کر تیار کروائی ہے جو کہ اس معرکہ میں اجل کے پنجہ سے بچ رہے تھے۔ اگرچہ ان کے نہ ہونے سے بے چین ہیں مگر ان کی نام آوری کو اپنی آبرو جانتے ہیں۔

(۴۷)[۱۰۴]

ہٰذا مرقد حُسینہ جان۔ حبیبہ۔ دلاری جان بعمر پنج سال و یازدہ یوم۔ بتاریخ پانزدہم ماہ اگست ۱۸۵۵ عیسوی روز چہار شنبہ مطابق شہر ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۱ ہجری ازیں جہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود۔

(۴۸)[۱۰۵]

دہلی......غدر کی یادگار

دہلی کی جنگی فوج نے انگریزی اور ہندوستانی افسر اور سپاہی جو ۳۰ مئی اور ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء کے درمیان لڑائی میں مارے گئے اور یا زخمی ہوئے یا بیمار ہو کر مر گئے، ان کی یادگاری کے واسطے اون کے ساتھیوں نے جن کو اون کی موت کا رنج ہے، اور سرکار نے جس کی خدمت میں وہ اس طرح سے کام آئے۔، یہ یادگاری بنوایا۔ فقط:

[۱۰۶]O.C. WALTER	[۱۰۷]Cap.W.G.LAW
[۱۰۸]LIEU E.J. TRAVERS	[۱۰۹]J.H. BROWN
E.C. WHEATLEY	LIEU J.YORKE

(۴۹)[۱۱۰]

زوجہ حکیم جزے ڈیسلوا تاریخ بستم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ عیسوی بعمر ہشتاد و پنج سال صورت وفات یافت۔
(آگرہ)

(۵۰)

روجر ایڈمنڈ کلارک (ROGER EDMUND CLARK) متوفی ۱۴ جنوری ۱۸۶۳ء کے کتبہ پر اردو میں انجیل کی یہ عبارت کندہ تھی:

''جب تک گیہوں کا دانہ زمین پر گر کر نہ مرجاوے اکیلا رہتا ہے۔ پر اگر مرے تو بہت سا پھل ہے۔'' یوحنا ۱۲
باب ۔۱۴ آیت ۔ (۱۱۱)

(۵۱) (۱۱۲)

ایں بہ یادگاری نیک خصال پادری اسپڈورلونتھال (۱۱۳) کے متعلق مشن پریسبٹیریان امریکہ وترجمۂ انجیل درزبان افغانی نمودہ بود بقضائے کردگار از دست چوکی دار بضرب تفنگچہ بتاریخ ۲۷ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۶ عیسوی انتقال نمود بطریقۂ چندہ بنا شد۔
من مطلقاً شرمندہ نیستم از مژدۂ مسیح، زیراکہ آن قوت نجات بخش خداست ہر کس کہ ایمان آرد۔
خط رومیان ۔ باب ۱ ۔ آیت ۱۶

(۵۲)

الیگزنڈر چارلس میٹ لینڈ (Alexander Charles Maitland) کی قبر کے کتبے پر، جو ۱۳ سال تک تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہ کر دہلی میں ۲۲ جولائی ۱۸۹۴ء کو فوت ہوا اور اجمیری گیٹ کے قبرستان میں دفن ہوا، اُردو میں یہ قول کندہ تھا:

''تو مرنے تک ایمان دار رہ، تو میں زندگی کا تاج تجھے دوں گا'' (۱۱۴)

(۵۳) (۱۱۵)

بتاریخ یازدہم شہر شوال المعظم ۱۳۱۲ ہجری مطابق سنہ ۴ جلوس والا روز جمعہ وقت نصف شب گذشتہ بی بی مریا دلماد (۱۱۶) صاحبہ والدہ کپتان ہارطون صاحب رحلت نمود۔

(۵۴) (۱۱۷)

تھیوڈور بیک (۱۱۸) پرنسپل مدرسۃ العلوم علی گڑھ بعمر چہل سال بتاریخ دویم ستمبر ۱۸۹۹ء از دار فانی بعالم جاویدانی رحلت کرد۔

(شملہ)

(۵۵)

ایک انگریز خاتون مسز ایف فرانسس، جو مغربی اتر پردیش کے شہر سکندر آباد میں ۹ فروری ۱۹۰۰ء کو فوت اور میرٹھ میں مدفون ہوئیں، ان کا کتبہ انگریزی زبان میں کندہ ہے، لیکن عبارت کے آخر میں یہ اردو شعر درج ہے:

آپ سے میں اتنی ہمدردی کی ہوں امیدوار
رحمت حق ہو میرے حق میں یہی کیجیے دعا (۱۱۹)

(۵۶)

سر سموئیل جیمز براؤن (۱۲۰) (SIR SAMUEL JAMES BROWN)، (۱۸۲۴-۱۹۰۱ء) کی قبر کے کتبہ پر، جو لاہور کی کیتھیڈرل میں ہے، کل عبارت انگریزی میں تھی، لیکن صرف اس کا نام اردو جلی حروف میں بھی اس طرح کندہ تھا:

''جنرل سرشام برون صاحب بہادر'' (۱۲۱)

(۵۷) (۱۲۲)

''یہ قبر مس روستی گو (۱۲۳) کی ہے۔''

حوالہ جات/حواشی

۱۔ "The Imperial Gazetteer of India"، مرتبہ: ہنٹر، ڈبلیو ڈبلیو (Hunter, W.W.) (آکسفورڈ، ۱۹۰۸ء)، جلد ۱۱، ص ۳۶۳

۲۔ ایضاً، جلد ۲۰، ص ۲۴۲

۳۔ مثلاً ایسے چند مقامات کا حوالہ، ایضاً، جلد ۶، ص ۴؛ جلد ۷، ص ۱۵؛ جلد ۱۲، ص ۳۳۸؛ جلد ۱۵، ص ۱۹۶؛ جلد ۱۸، ص ۳۹۷؛ وغیرہ میں موجود ہے۔

۴۔ یہاں اور آگے جہاں جگہ خالی چھوڑی گئی ہے اور تین نقطے لگا دیے گئے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں لفظ یا الفاظ یا تو کتبے پر مجروح ہو گئے ہیں یا پھر پڑھے نہ جا سکے۔

۵۔ جان موریس (Jan Morris) "Stones of Empire: The Buildings of British India" (لندن، ۱۹۸۴ء)، ص ۱۳۸-۱۳۹

۶۔ "List of Inscriptions on Tombs or Monuments in Rajputana and Central India"، مرتبہ: کرافٹون، او. ایس. (Crofton, O.S.)، (دہلی، ۱۹۳۴ء)، ص ۱۷۲

۷۔ Margretta

۸۔ Dululton

۹۔ اس کتبے کے بالائی حصے پر اُردو عبارت کندہ تھی، جو مجروح ہو گئی۔ بلنٹ، ای. اے. ایچ. (Blunt, E.A.H.)، "List of Inscriptions on Christian Tombs and Tablets of Historical Interest in the U.P., Agra and Oudh"، (الٰہ آباد، ۱۹۱۱ء)، ص ۸۸

۱۰۔ James Crawford، زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ غالباً ۱۷۶۴ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازم ہوا۔ ۱۷۶۵ء میں لیفٹنٹ کے عہدے پر فائز ہوا۔ ۱۷۶۶ء میں کسی بغاوت کے مقدمے میں ایک عدالت میں کمپنی کے حق میں گواہی دی۔ بحوالہ، ایضاً، ص ۱۶۲

۱۱۔ The Complete Monumental Register, containing all the Epitapes, Inscriptions, etc…; in the different churches and burial-grounds in and about Calcutta… together with several inscriptions from the presidencies of Madras, Bombay…، مرتبہ: دیروزاریو، ایم (M. Derozario)، (کلکتہ، ۱۸۱۵ء)، ص ۷؛ نیز "List of Inscriptions on Tombs or Monuments in Bengal"، مرتبہ: ولسن، سی. آر. (C.R. Wilson)، (کلکتہ، ۱۸۹۶ء)، ص ۱۶

۱۲۔ ایسٹ انڈیا کمپنی میں سرجن کی حیثیت میں ملازم تھا۔ ۱۷۱۵ء میں ایک سفارتی وفد کے ساتھ ہندوستان آیا اور مغل دربار میں حاضر ہوا۔ مغل حکمران فرخ سیر (۱۷۱۳ء-۱۷۱۹ء) کی دختر کا کامیاب علاج کرنے پر فرخ سیر نے اسے ایک فرمان سے نوازا، جس کی رُو سے کمپنی کو تجارتی مراعات حاصل ہوئیں۔ بحوالہ: گوریان، جی. ٹی. (Gurian, G.T.)، "Historical and Cultural Dictionary of India" (نیوجرسی، ۱۹۷۶ء)، ص ۱۰۰

۱۳۔ اسٹیفن نیل (Stephen Niell) "A History of Christianity in India"، جلد دوم (کیمبرج، ۱۹۸۵ء)، ص

۱۷؛ یہ مبلغ ۱۶۸۶ء میں ہندوستان آیا تھا۔ ایضاً

۱۴۔ "List of Christian Tombs and Monuments of Archaeological and Historical Interest and their Inscriptions ..."، مرتبہ: فوہرر، آر. اے. (Rev. A. Fuhrer)، (الہ آباد، ۱۸۹۶ء)، ص ۳۶

۱۵۔ اصل نام والٹر رینہارڈ (Walter Reinhard)، لیکن سمرو کی عرفیت سے زیادہ موسوم ہوا۔ اسٹراسبرگ میں ۱۷۲۰ء میں پیدا ہوا۔ سیاحت کی غرض سے ہندوستان پہنچا۔ کچھ عرصہ فرانسیسی فوج میں ملازمت کی پھر اودھ میں نواب صفدر جنگ (۱۷۹۷ء-۱۷۹۸ء) کی فوج سے منسلک ہو گیا۔ وہاں سے نکل کر سراج الدولہ (۱۷۳۱ء-۱۷۵۷ء) کی ملازمت میں چلا گیا اور پھر میر قاسم (متوفی ۱۷۷۷ء) کی فوج میں منتقل ہو گیا۔ ۱۷۶۳ء میں نواب وزیر اودھ (۱۷۸۱ء-۱۸۱۷ء) کے پاس چلا گیا۔ بھرت پور، جے پور اور نجف خاں (متوفی ۱۷۸۲ء) کی ملازمتوں میں رہا۔ ۱۷۷۴ء میں شاہ عالم (۱۷۲۸ء-۱۸۰۶ء) سے سار دھنا میں ایک خاصی بڑی جاگیر حاصل کی اور ایک قلعہ تعمیر کر کے اس میں رہنے لگا۔ ۴ مئی ۱۷۷۸ء کو فوت ہوا۔ کسی صلاحیت اور لیاقت کے بغیر اس نے ہندوستانی سیاست میں خاصہ دخل حاصل کر لیا تھا اور یہی کچھ اس کی بیوی نے، جو بیگم سمرو (۱۷۴۶ء-۱۸۳۶ء) ہی کے نام سے شہرت رکھتی ہے، اودھ اور شمالی ہند کی سیاست میں حاصل کیا۔ (مزید حوالہ: ۱۴، ۵۷) شمالی ہند کی اس عہد کی سیاست کے موضوع پر بالخصوص مغربی مصنفین کی متعدد تصانیف میں اس جوڑے کا ذکر مل جاتا ہے۔ ایک فوری حوالے کے لیے: بک لینڈ، سی. ای. (Buckland, C.E.) "A Dictionary of Indian Biography" (لندن، ۱۹۰۶ء)، ص ۳۷۲

۱۶۔ "A List of Inscriptions in Christian Tombs and Monuments in the Punjab, N.W.F.P. Kashmir and Afghanistan"، مرتبہ: اِروِنگ، مائیلز (Irwing, Miles) (لاہور، ۱۹۱۰ء)، ص ۵

۱۷۔ فوہرر، ص ۳۶

۱۸۔ General Perron، اصل نام: Pierre Cuillier، ۱۷۵۵ء-۱۸۳۴ء؛ فرانس میں پیدا ہوا۔ ۱۷۸۰ء میں ایک معمولی ملازم کی حیثیت میں ہندوستان پہنچا۔ ۱۷۹۰ء میں مہاراجا سندھیا کے فرانسیسی سپہ سالار دی بونے (De Bogne)، (۱۷۵۱ء-۱۸۳۰ء) نے اسے اپنے ساتھ لے لیا، جہاں وہ اپنی بہادری سے ترقی کرتے ہوئے جنرل کے عہدے تک پہنچ گیا اور ۱۸۰۳ء میں برطانوی افواج سے شکست کھانے تک اس عہدے پر فائز رہا۔ ۱۸۰۵ء میں واپس فرانس چلا گیا۔ بک لینڈ، ص ۳۳۴

۱۹۔ مہادجی سندھیا، (۱۷۲۷ء-۱۷۹۴ء) اپنے وقت کا سب سے طاقتور مرہٹہ حکمراں۔

۲۰۔ دیروزاریو، ص ۲۳۹

۲۱۔ Augustus Cleveland، ۱۷۵۵ء-۱۷۸۴ء؛ بنگال سول سروس سے منسلک رہا۔ بھاگلپور، مونگیر اور راج محل میں کلکٹر اور دیوانی عدالت کا جج رہا۔ راس امید کی جانب ایک سفر کے دوران سمندر میں ۱۲/ یا ۱۳/ جنوری ۱۷۸۴ء کو فوت ہو گیا۔ اس کا جسد خاکی کلکتہ لا کر ساؤتھ پارک اسٹریٹ کے قبرستان میں دفنایا گیا۔ وارن ہیسٹنگز (Warren Hastings) اس کا مداح تھا، چنانچہ اس نے اس کی یادگار میں ایک مینار تعمیر کرایا تھا۔ ایک دوسری یادگار اس کے ماتحت افسران نے بھاگلپور میں تعمیر کرائی تھی، جس پر یہ کتبہ نصب تھا۔ اسٹیفن نیل، ص ۲۰؛ نیز بک لینڈ، ص ۸۴-۸۵

۲۲۔ صوبۂ بہار میں دریائے گنگا کے داہنی کنارے پر کلکتہ سے تقریباً دو سو میل کے فاصلہ پر واقع ایک ضلعی شہر۔

۲۳۔ صوبۂ بہار میں دریائے گنگا کے جنوب مغرب میں واقع شہر۔

۲۴۔ ''دام باد ایں مقبرہ اگسٹس کلولینڈ'' سے کل ۱۸۴۱ عدد حاصل ہوتے ہیں جبکہ سنبت سال ۱۷۸۴ ہے، اور زمی کے عدد ۵۷ ہیں۔

۲۵۔ فوہرر، آر. اے. (Fuhrer, Rev. A.) "List of Inscriptions on Christian Tombs and

"Tablets..."، (الہ آباد، ۱۸۹۶ء) ص ۴۳ (آیندہ: فوہرر، تصنیف ثانی)؛ یہ اس جنگ میں ہلاک ہوئے تھے جو انگریزوں اور روہیلوں کے درمیان لڑی گئی تھی۔ روہیلے غلام محمد روہیلہ کی سرکردگی میں لڑ رہے تھے۔ روہیلوں کے دو اہم سردار نجیب خاں اور بلند خاں اس جنگ میں ہلاک ہوئے۔ ایضاً

۲۶۔ Norman McLeod

۲۷۔ William Hinksman

۲۸۔ William Odell

۲۹۔ Joseph Richardson

۳۰۔ دیروزاریو، ص ۲۴۲

۳۱۔ فوہرر، ص ۱۶

۳۲۔ مطابق ۱۷۹۶ء

۳۳۔ فوہرر، ص ۹

۳۴۔ ایضاً، ص ۱۸

۳۵۔ یہی مرتب، "List of Inscriptions on Tombs or Monuments in the H.E.M. The Nizam's Dominions" (حیدرآباد، ۱۹۴۱ء)، ص ۱۲ (آئندہ: تصنیف ثانی)

۳۶۔ James Achilles Kirkpatrick، ۱۷۶۴ء - ۱۸۰۵ء؛ لیفٹنٹ کرنل، ۱۷۷۹ء میں کمپنی کی مدراس فوج میں داخل ہوا۔ مختلف معرکوں میں حصہ لیا۔ ۱۷۹۷ء سے آخر عمر تک ریاست حیدرآباد میں ریزیڈنٹ نامزد رہا۔ بک لینڈ، ص ۲۳۸

۳۷۔ کرافٹون، تصنیف ثانی، ص ۱۲

۳۸۔ "A List of Inscriptions in Christian Tombs and Monuments in the Punjab, N.W.F.P. Kashmir and Afghanistan"، مرتبہ: ارونگ، مائیلز (Irwing, Miles) (لاہور، ۱۹۱۰ء)، ص ۶

۳۹۔ فوہرر، ص ۲۸

۴۰۔ Ana Derridon

۴۱۔ Lewis Derridon

۴۲۔ دیروزاریو، ص ۱۶۴؛ نیز ولسن، ص ۱۶۵

۴۳۔ اینڈریو گرانٹ (Andrew Grant)، ۱۸۰۳ء - ۱۸۴۷ء؛ برطانوی فوج سے ۱۸۲۳ء میں منسلک ہوا اور ۱۸۲۴ء میں ہندوستان آیا۔ دیناپور، کلکتہ، بارکپور، علیگڑھ، سلطانپور، کراچی اور سکھر وغیرہ میں تعینات رہا۔ اس کی قبر شملہ میں ہے۔ جورج ولیم ڈی رے فلپ (George William De Rhe Phillipe)، "Biographical Notices of Military Officers and Others" (لاہور، ۱۹۱۲ء)، ص ۱۳۶

۴۴۔ ورنگل (آندھرا پردیش) کے نواح کا ایک قصبہ، بحوالہ بارتھلومیو، جے. بی. (Barthlowmew, J.G.)، "Hand Gazetteer of India" (عکسی اشاعت، لاہور، ۱۹۷۷ء)، ص ۱۷۹؛ لیکن اگر یہ شخص ایران پہنچ چکا تھا تو وہاں اس نام کے کم از کم ۳۳ شہر یا قصبات آباد رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے: ''فرہنگ جغرافیائی ایران''، جلد ۱، ۳، ۴، ۵، ۶، ۹، بحوالہ: علی اکبر دہخدا، ''لغت نامہ''، شمارہ ۳۴، (تہران، ۱۳۳۶ش)، بذیل کریم آباد۔

۴۵۔ فوہرر، ص ۱۵

۴۶۔ بلنٹ، ص۳۲

۴۷۔ Mortenpus

۴۸۔ بلنٹ، ص۱۸؛ نیز فوہرر، تصنیف ثانی، ص۱۵

۴۹۔ Cap. Rommel

۵۰۔ بلنٹ، ص۲۳

۵۱۔ اروِنگ، ص۴

۵۲۔ Franswa Fercy

۵۳۔ کرافتون، تصنیف ثانی، ص۳۲-۳۳

۵۴۔ فوہرر، ص۵؛ نیز بلنٹ، ص۱۹

۵۵۔ Col. George Alexander David Dyce، بیگم سمرو کی ذاتی فوج کا سالار، کرسٹوفر ہاویس (Christopher Hawes)، "Poor Relations: The Making of a Eurasian Community in British India" (سرے، ۱۹۹۶ء)، ص۱۰۹

۵۶۔ Juliana، بیگم سمرو (حوالہ بذیل ۱۴، ۵۷) کی سوتیلی پوتی، بحوالہ: ہاویس، ص۱۰۹؛ یہاں یہ نام مرتب نے خلط ملط کر دیے ہیں، جبکہ ظفریاب خاں کا ہی خطاب ظفر الدولہ تھا، جو اسے شاہ عالم سے حاصل ہوا تھا۔ یہ بیگم سمرو کے شوہر کی پہلی بیوی کے بطن سے تھا اور اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس نے بزور طاقت بیگم سمرو سے اس کی جاگیر چھین کر اپنے قبضہ میں لے لی تھی۔ لیکن بیگم سمرو نے انگریزوں کی مدد سے اس کا قبضہ ختم کرایا اور اسے گرفتار کرا کر دہلی بھجوا دیا، جہاں وہ ۱۸۰۳ء میں بعارضۂ ہیضہ فوت ہوا۔
اس کی ایک دختر ۱۸۰۶ء میں ڈیوڈ ڈائس سے منسوب ہوئی۔ اس سے جو ایک لڑکا ڈیوڈ آکسٹرلونی ڈائس سمبرے میں پیدا ہوا، وہ بیگم سمرو کے مرنے کے بعد ۱۸۳۶ء میں اس کی ساری جائیداد کا وارث بنا، جس کی مالیت پانچ لاکھ پونڈ تھی۔ ہاویس، ص۱۶۸
اس قبر میں مدفون خاتون غالباً اسی شخص کی ماں اور ظفریاب خاں کی بیٹی ہے۔
تفصیلات کے لیے: بک لینڈ، ص۱۲۹، ۳۷۲؛ نیز پیارے لال شاکر ''بیگم شمرو''، مشمولہ: ''زمانہ'' (کانپور)، دسمبر ۱۹۳۷ء؛ وغیرہ

۵۷۔ اروِنگ، ص۴

۵۸۔ Jean Etienne

۵۹۔ بیگم سمرو کشمیر کے ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی تھی۔ اس کا نام زیب النساء اور والد کا نام لطف علی تھا۔ سمرو سے ۱۷۶۵ء میں شادی کے بعد وہ سیاست میں بہت زیادہ دخیل ہوگئی اور انگریزوں اور عیسائی مبلّغین سے اس کے قریبی روابط استوار ہوگئے۔ شوہر کے انتقال کے بعد ۱۷۸۲ء میں اس نے عیسائیت قبول کر لی اور عیسائیت کے فروغ کے لیے بے پناہ رقم صرف کرنے لگی۔ عیسائیت قبول کرنے کے بعد اس نے اپنا نام جوانا رکھ لیا تھا اور بیگم زیب النساء جوانا سمرو کہلانے لگی تھی۔ عیسائیت کے لیے اس کی خدمات کا ذکر اسٹیفن نیل، ص۲۸۴-۲۸۵ میں ہے۔

۶۰۔ پیارے لال شاکر، ''بیگم شمرو''، مشمولہ: انتخاب ''زمانہ'' بعنوان ''تاریخ ہند''، مطبوعہ پٹنہ، ۱۹۹۳ء، ص۱۳۷

۶۱۔ کرافتون، ص۱۷۴

۶۲۔ بلنٹ، ص۴۸

۶۳۔ Don Jose Desilva

۶۴۔ اروِنگ، ص۸۹

۶۵۔ Cavalerie Allard

۶۶۔ Mary Charlette

۶۷۔ اروِنگ، ص ۶

۶۸۔ ایضاً، ص ۷

۶۹۔ Bibi Jalisa

۷۰۔ Miss Duma

۷۱۔ Thomas Wilsom

۷۲۔ ایضاً، ص ۲۹

۷۳۔ ایک پٹھان قبیلہ، جو خورجہ ضلع بلند شہر (شمالی ہند) کی ایک تحصیل میں واقع شہر میں آباد رہنے کی وجہ سے خورجی کہلاتا ہے۔ تحصیل کا کل رقبہ ۴۶۰ مربع میل، اور شہر ریلوے اسٹیشن کے آس پاس اس صدی کے اوائل میں صرف ساڑھے تین میل کے احاطے میں پھیلا ہوا تھا۔ بحوالہ: بارتھولومیو، ص ۱۹۴

۷۴۔ بلنٹ، ص ۴۹

۷۵۔ Pedro Bourbon

۷۶۔ Mrs. S. Anna Bourbon

۷۷۔ ایضاً، ص ۵۰

۷۸۔ اروِنگ، ص ۷

۷۹۔ Bali Albelela

۸۰۔ Dermankuel Deremao

۸۱۔ یہ ۸ر ستمبر ۱۸۳۷ء کو فوت ہوئی، ایضاً، ص ۶

۸۲۔ ایضاً، ص ۹

۸۳۔ Muir Muadem

۸۴۔ فورہر، ص ۲۲؛ یہ کتبہ مریم خانم کی قبر کا ہے۔ متعدد مقامات اور آخر میں اس کی عبارت پڑھی نہ جاسکی۔ اس میں درج ہجری و عیسوی سنین میں مطابقت بھی نہ تھی۔

۸۵۔ دیروزاریو، ص ۲۴۲

۸۶۔ Dr. Flor

۸۷۔ اروِنگ، ص ۷

۸۸۔ Pir Kamrai

۸۹۔ ایضاً، ص ۸

۹۰۔ Levalue, Laville ؟

۹۱۔ Mischil Lakhwar

۹۲۔ ایضاً

۹۳۔ Francis Adam, Frasu Adim ؟

۹۴۔ Mitter Adam Morris

۹۵۔ بلنٹ ،ص ۵۰

۹۶۔ ارونگ ،ص ۷۸

۹۷۔ John Harlen

۹۸۔ Josiah Harlen، ۱۸۲۴ء میں ہندوستان آیا اور بنگال فوج میں ملازم ہوا۔ رنگون، کانپور، دیناپور، الہ آباد وغیرہ میں تعینات رہا۔ پھر رنجیت سنگھ (۱۷۸۰ء - ۱۸۳۹ء) کے دربار سے منسلک ہو کر اس کے لیے جاسوسی کی غرض سے افغانستان گیا اور وہاں رنجیت سنگھ کا سفیر مقرر ہو گیا۔ امیر افغانستان دوست محمد خاں (۱۸۲۶ء - ۱۸۶۳ء) کے معتمدین میں شامل رہا۔ ۱۸۴۲ء میں لندن واپس چلا گیا اور اپنی یادداشتیں بعنوان: "Memoirs of India and Afghanistan" ۱۸۴۲ء میں تحریر کیں۔ بعد کے حالات کا علم نہیں ہوتا۔ بک لینڈ ،ص ۱۵۲

۹۹۔ اس کتبے پر کوئی نام باقی نہ رہا، اورنگ ،ص ۸

۱۰۰۔ ایضاً ،ص ۱۱۷، اس ستون پر شمالی سمت میں انگریزی میں اور مشرقی سمت میں ہندی میں یہی عبارتیں کندہ ہیں۔

۱۰۱۔ چلیانوالہ معرکہ ۱۳ر جنوری ۱۸۴۹ کو سکھوں اور انگریزوں کے درمیان دوسری بڑی جنگ کے دوران پیش آیا، جس میں سکھوں کو شکست ہوئی لیکن انھوں نے انگریزی فوج کو بھی خاصہ نقصان پہنچایا۔ ۸۰ تا ۹۰ انگریز فوجی افسر اور چھ سو سپاہی ہلاک ہوئے۔ جبکہ زخمیوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ تفصیلات کے لیے: خوشونت سنگھ "A History of the Sikhs"، جلد دوم (پرنسٹن، ۱۹۶۶ء) ،ص ۷۹-۸۰

۱۰۲۔ Hugh Gough، ۱۷۷۹ء - ۱۸۶۹ء؛ ساری زندگی معرکہ آرائی میں گزاری۔ ۱۸۱۵ء میں ''سر'' کا خطاب پایا۔ ۱۸۴۳ء میں ہندوستانی فوج کا کمانڈر ان چیف مقرر ہوا اور سکھوں کے ساتھ پہلی (۱۸۴۵ء) اور دوسری (۱۸۴۹ء) جنگوں میں انگریزی افواج کی قیادت کی۔ ۱۸۶۲ء میں فیلڈ مارشل کا اعزاز حاصل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ڈیوک آف ویلنگٹن کے علاوہ کسی اور برطانوی فوجی افسر نے اتنے معرکے سر نہیں کیے۔ بک لینڈ ،ص ۱۷۲-۱۷۳

۱۰۳۔ رنجیت سنگھ (۱۷۸۰ء - ۱۸۳۹ء) کی فوج کا سپہ سالار تھا۔ ۱۸۴۹ء میں راولپنڈی کے مقام پر انگریز فوج کے مقابل ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا۔ اس کا باپ چھتر سنگھ اٹاری والا اور خود شیر سنگھ سکھ دربار میں بڑی قدر و منزلت رکھتے تھے۔ شیر سنگھ نے کئی مقامات پر مختلف وقتوں میں انگریز افواج کا مقابلہ کیا اور انھیں ہزیمت پہنچائی۔ چلیانوالہ معرکہ میں بالآخر اسے شکست اٹھانی پڑی۔ اس نے اپنے باپ کے ساتھ انگریزوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور دونوں قیدی بنا لیے گئے۔ تفصیلات کے لیے: دیوان کرپارام، ''گلاب نامہ''، انگریزی ترجمہ: سکھ دیو سنگھ چارک (دہلی، ۱۹۷۷ء) ،ص ۲۶۰، ۳۷۳، ۳۷۹

۱۰۴۔ ارونگ ،ص ۹

۱۰۵۔ ایضاً ،ص ۲۶

۱۰۶۔ Odiarne Coalos Walters، ۱۸۳۸ء - ۱۸۵۷ء؛ ۱۸۵۶ء میں ہندوستان آیا اور بنگال فوج میں ملازم ہوا۔ فیروز پور میں تعینات تھا کہ ۱۸۵۷ء میں مجاہدین کے ہاتھ ہلاک ہوا۔ ایضاً ،ص ۳۶۴

۱۰۷۔ ۱۸۲۳ء - ۱۸۵۷ء؛ ۱۸۴۱ء میں ہندوستان پہنچا، اور کمپنی کی بنگال فوج میں تعینات ہوا۔ دہلی، کرنال، فیروز پور، حیدرآباد، کلکتہ، امبالہ میں خدمات انجام دیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔ بحوالہ: فلپ ،ص ۲۰۱

۱۰۸۔ Eaton Joseph Travers، ۱۸۲۸ء - ۱۸۵۷ء؛ ۱۸۴۵ء میں ہندوستان پہنچا اور بنگال فوج میں داخل ہوا۔ دیناپور، میرٹھ، وزیرآباد، ڈیرہ اسمٰعیل خان میں تعینات رہا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ہلاک ہوا۔ ایضاً ،ص ۳۴۷

۱۰۹۔ John Hugh Brown، ۱۸۲۸ء- ۱۸۵۷ء؛ ۱۸۴۶ء میں برطانوی فوج میں ملازم ہوا اور ۱۸۴۷ء میں ہندوستان بھیجا گیا۔ دیناپور، بنارس، بارکپور، دہلی اور ہوشیار پور میں خدمات انجام دیں۔ ۱۸۵۷ء میں مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔ ایضاً ص ۴۱

۱۱۰۔ بلنٹ، ص ۵۰

۱۱۱۔ اروِنگ، ص ۱۵۰

۱۱۲۔ ایضاً، ص ۱۵۱

۱۱۳۔ Isodore Loewenthal، اس کا تعلق امریکی عیسائی تبلیغی جماعت: Presbyterian سے تھا۔ اس نے عہد نامۂ جدید کا پشتو زبان میں ترجمہ بھی کیا تھا۔ ایضاً۔

۱۱۴۔ ایضاً، ص ۱۹

۱۱۵۔ فوہرر، ص ۱۷

۱۱۶۔ Mirya Dalmad

۱۱۷۔ اروِنگ، ص ۲۶

۱۱۸۔ Theodore Beck، ۱۸۵۹ء میں لندن میں پیدا ہوا، لندن اور کیمبرج میں تعلیم حاصل کی۔ محض ۲۴ سال کی عمر میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج، علی گڑھ میں پرنسپل بنا دیا گیا، کالج کی ترقی اور نظم و نسق میں قابلِ قدر کارنامے انجام دیے۔ ۲ر ستمبر ۱۸۹۹ء کو شملہ میں انتقال کیا۔ بک لینڈ، ص ۳۳

۱۱۹۔ فوہرر، ص ۹

۱۲۰۔ ۱۸۴۰ء میں بنگال فوج میں ملازم ہوا اور ۱۸۴۱ء میں ہندوستان آیا۔ متعدد مقامات پر تعینات رہا اور ۱۸۵۷ء میں اپنی بہادری کے سبب ''وکٹوریہ کراس'' حاصل کیا اور لیفٹننٹ جنرل کے عہدے تک ترقی کی۔ بک لینڈ، ص ۴۱-۴۲

۱۲۱۔ اروِنگ، ص ۹۶

۱۲۲۔ فوہرر، ص ۱۹

۱۲۳۔ Seraphina Rustigo